www.KitaboSunnat.com

مولانا عبدالسلام کیلانی مدنی

امام محمد نصر مروزی رحمۃ اللہ علیہ

انکارِ حدیث کے رد میں امام کی خدمات

امام لقب شیخ الاسلام خطاب، ابو عبداللہ کنیت ہے۔ ان کا نام نامی محمد اور والد کا نام نصر ہے خراسان کے ایک قدیم اور بین الاقوامی شہرت یافتہ علمی مرکز "مرو" کی طرف نسبت کی وجہ سے مروزی کہلاتے تھے۔ ان کی پیدائش ۲۰۲ھ میں بغداد شہر میں ہوئی جب کہ وہ علم وسیاست کا گہوارہ بن چکا تھا۔ ابتدائی تعلیم اور نشوونما نیشاپور کے حصہ میں آئی۔ پھر علم کی پیاس بجھانے کے لیے دنیا کا کونا کونا چھان مارا۔ بالآخر سمرقند[1] میں رہائش پذیر ہوئے۔

اساتذہ:

جس شخص کو اللہ تعالیٰ قابلیت، جذبہ شوق، محنت اور محبت علم کے علاوہ چوٹی کے اساتذہ کی صحبت سے استفادہ کرنے کا موقع بھی بہم پہنچا دے۔ اس کی خوش قسمتی کا کون اندازہ لگا سکتا ہے یہی حال امام موصوف کا تھا چنانچہ وہ مشہور علمائے کرام جن سے انہوں نے براہ راست استفادہ کیا ان میں سے اکثر وبیشتر امام بخاری اور امام مسلم کے اساتذہ تھے ذیل میں ایسے چند ایک اساتذہ

[1] سمرقند وہ مقام ہے جس میں مسلمانوں کے جاہ وجلال اور علم وعمل کی اب صرف یادگاریں باقی رہ گئی ہیں۔ اس کی آبادی ڈیڑھ لاکھ کے قریب ہے، اکثریت اگرچہ مسلمانوں کی ہے لیکن اس وقت وہ سوویتی نازکی جمہوریت کے ظلم تلے پس پس کر اسلام کو تقریباً خیرباد کہہ چکے ہیں

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا جاتا ہے۔

۱۔ عبداللہ بن عثمان مروزی ۲۔ امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سبق امام اسحاق بن راہویہ۔ ۳۔ عبداللہ بن سعید ابوقدامہ سرخسی ۴۔ محمد بن بشار بندار ۵۔ ابوموسیٰ محمد بن موسیٰ الزمن ۶۔ عبیداللہ بن معاذ عنبری ۷۔ ہدیہ بن خالد ۸۔ ابراہیم بن فند رحزامی ۹۔ صدقہ بن فضل مروزی ۱۰۔ محمد بن عبدالملک بن ابی الشعارب ۱۱۔ ابوکامل جحدری فضیل بن حسین ۱۲۔ یحییٰ بن زکریا بن یحییٰ نیشاپوری آخرالذکر امام نسائی کے استاذ ہیں۔ رحمۃ اللہ علیہم اجمعین۔

تلامذہ :-

جس طرح کسی شخص کی قابلیت اور فضیلت کا سہرا اس کے اساتذہ کے سر ہوتا ہے اسی طرح اس کی شہرت کا دارومدار اس کے تلامذہ پر ہوتا ہے چنانچہ امام موصوف کے فیضان تلمذ سے سرخرد ہونے والے چند مشہور اور جید علماء یہ ہیں۔

۱۔ ان کے صاحبزادے اسمٰعیل ۲۔ ابوعلی عبداللہ بن محمد بن علی بلخی ۳۔ محمد بن اسحاق رشادی سمرقندی ۴۔ عثمان بن جعفر لبان ۵۔ محمد بن یعقوب بن اخرم نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہم وغیرہ

امام کا علمی مقام :-

محمد بن عبداللہ بن عبدالحکم کا یہ کہنا ہے کہ " یہ شخص علاقہ بھر میں امام مانا جاتا ہے۔ چہ جائیکہ خراسان ہو۔"

اسمٰعیل بن قتیبہ کہتے ہیں " جب کوئی شخص محمد بن یحییٰ سے کوئی فتویٰ لینے آتا تو بسا اوقات وہ اسے امام مروزی کے پاس بھیج دیتے۔" انہوں نے بڑے بڑے جلیل القدر اور عظیم الشان علماء سے اپنے علم کا لوہا منوایا ہے۔ چنانچہ اکثر مورخین نے یہ صراحت کی ہے کہ " یہ شخص علم حدیث میں سمندر تھا تو فقہ میں لاثانی تھا۔ صحابہ کرامؓ اور ان کے بعد جتنے علماء ان کے زمانے تک ہو گذرے تھے ان سب کے اختلافات اور احکام شریعت کو ان سے بڑھ کر جاننے والا کوئی نہ تھا۔

ابوبکر صیرفی جیسے فقیہ اور اصولی کا کہنا ہے کہ اگر امام مروزی کی صرف ایک تصنیف "قسامت"

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہی ہوتی تو یہی کتاب ان کے علمی تعمق کو ثابت کرنے کے لئے کافی تھی چہ جائیکہ ان کی دوسری تصنیفات ہوں جنہوں نے انکے علم و فقاہت کا سکہ بٹھا دیا ہے۔

مشہور عباسی مورخ فرد نیان توتل نے ان کے حالات زندگی میں ان کے علمی مقام کو تسلیم کرنے کے بعد ان کی تصنیفات میں "الفرائض" کا ذکر کیا ہے اور یہ دعویٰ کیا ہے۔

وَهُوَ اَحْسَنُ مَاكُتِبَ فِي هٰذَا الْبَابِ،

یہ کتاب اپنے موضوع میں اپنی مثال آپ ہے

امام ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ سب سے زبردست عالم وہ ہے جسے "ذخیرہ احادیث سب سے زیادہ میسر ہو، وہ احادیث اسے اچھی طرح یاد ہوں اور ان کے معانی پر سب سے زیادہ حاوی ہو نیز وہ علمائے امت کے اجماع یا اختلاف (یعنی کس مسئلہ میں سب علماء کی رائے ایک ہی ہے اور کس مسئلہ میں ان کے نقطۂ نظر میں اختلاف رونما ہوا ہے؟) کو سب سے بڑھ کر جانتا ہو۔" اس کے بعد فرماتے ہیں کہ یہ تمام صفات صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے بعد امام محمد بن نصر مروزی کے سوا کسی اور شخص میں بدرجہ اتم موجود نہیں۔ اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی کوئی ایسی حدیث نہیں جو محمد بن نصر مروزی کے علم میں نہ ہو تو یہ چیز حقیقت سے بعید نہیں۔

سیرت:-

ابوبکر احمد بن اسحاق کہتے ہیں کہ میں نے دو اماموں کا زمانہ پایا لیکن ان سے علمی استفادے کا موقع نہیں ملا۔ ان میں سے ایک ابوحاتم محمد بن ادریس رازی تھے اور دوسرے ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی تھے۔ اس کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے امام ابوعبداللہ محمد بن نصر مروزی کی نماز جیسی نماز کسی نہیں دیکھی ان کے متعلق سنا ہے کہ ایک دفعہ دوران نماز ایک بھڑ ان کی پیشانی پر بیٹھ گئی جسے کاٹنے سے خون نکل کر چہرے پر بہہ گیا۔ لیکن امام نے نماز میں حرکت تک نہ کی۔

اگر پونجی تھوڑی ہوتی تو اسی سے گذارہ کر لیتے اور اگر زیادہ ہوتی تو دیگر اخراجات اور

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علمی ضروریات میں خرچ کر دیتے یعنی دولت جمع کرنا نہیں چاہتے تھے۔ چنانچہ محمد بن عبدالوہاب ثقفی کا کہنا ہے کہ خراسان کا گورنر اسمٰعیل بن احمد، اس کا بھائی اسحاق بن احمد اور اہالیان سمرقند انہیں سالانہ چار چار ہزار درہم ذاتی ضروریات پر خرچ کرنے کے لئے دیتے، یعنی بارہ ہزار درہم سالانہ بطور نذرانہ ملتے اور بال بچے بھی زیادہ نہ تھے۔ لیکن پھر بھی یہ تمام رقم سال بھر میں ختم کر ڈالتے۔

ایک روز میں نے عرض کی، حضرت! یہ لوگ جو آپ کو آج اتنی رقم دیتے ہیں ہو سکتا ہے، کل ان کا طرز عمل بدل جائے۔ بہتر ہو تا کہ آپ آڑے وقت کے لئے کچھ جمع کر لیتے۔ کہنے لگے "واہ! سبحان اللہ" میں اتنی دیر مصر رہا اور وہاں میری خوراک، کاغذ سیاہی، اور دیگر تمام اخراجات پر صرف بیس درہم سالانہ خرچ ہوتے تھے۔ اور کیا تمہارا یہ خیال ہے کہ اتنی آمدنی بھی باقی نہ رہے گی۔

وفات:۔

آپ نے محرم ۲۹۴ھ میں ۹۲ برس کی عمر میں وفات پائی إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ ان کے بعد کوئی شخص ان کا ہم پلہ نہ رہا تھا۔

امام موصوف اور فتنہ انکار حدیث:۔

فتنہ انکار حدیث اس وقت زور پکڑتا ہے جب حکومت کا ذہن خالص اسلامی نہ ہو اور وہ زمانے کے رخ کو دیکھ کر اپنے طرز عمل کو تبدیل کرنے کی خواہاں ہو حکومت کے بہی خواہ اور موقعہ پرست حکومت کے رجحان کو دیکھ کر قرآنی تاویلات اور ذہنی تفاسیر تیار کرنے میں مستعد ہو جاتے ہیں۔ تاکہ غلط عقائد اور غیر اسلامی عادات واطوار کو اسلام کا لباس پہنایا جا سکے۔ اس سلسلہ میں ذخیرہ احادیث بہت بڑی رکاوٹ ہوتا ہے، کیونکہ نبی کی زبان سے ہی قرآن مجید کی آیات کی صحیح تفسیر اور اس کے نازل کرنے والے کی حقیقی ترجمانی ہو سکتی ہے جب اہل ہوٰی احادیث کا جواب نہیں پاتے، تو اپنی آراء سے متصادم احادیث کا انکار شروع کر دیتے ہیں۔

امام کے زمانے میں بھی کئی ایسے لوگ پیدا ہو چکے تھے جو فلسفۂ یونان سے متاثر ہو کر یونانی عقائد و توہمات اور فلسفیانہ موشگافیوں کو عقل سلیم کا نام دے کر ان پر اسلام کا لیبل لگانا چاہتے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے چونکہ حدیث مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس راہ میں بہت بڑی رکاوٹ تھی اس لئے انہوں نے بعض احادیث کا انکار کر دیا۔

امام کا موقف :-

علمائے حق ہمیشہ ایسے لوگوں کے خلاف علم جہاد بلند رکھتے ہیں امام موصوف نے بھی اس سلسلہ میں اپنے فرض کو پہچانا اور حجیت حدیث کے موضوع پر ایک اہم کتاب "السنۃ" لکھی، اس کتاب میں امام نے ٹھوس دلائل سے منکرین حدیث پر علمی تنقید فرمائی ہے۔ اس کتاب کے ایک اہم باب کا ترجمہ ہدیہ قارئین ہے۔ جس کا عنوان ہے۔ "ان سنتوں (احادیث) کا بیان جو قرآن مجید کے ان مجمل مقامات کی تفسیر ہیں جنہیں حل کرنا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تھا۔ کیونکہ اگر اس تفسیر کو چھوڑ دیں اور صرف الفاظ قرآنی کو سامنے رکھیں تو ان کے معانی و مطالب حل نہ ہوتے تھے"۔ حجت قطعی سے اس باب میں جس چیز کو واضح طور پر امام نے پیش کیا ہے اور جن منکرین کا رد کیا ہے وہ یہ ہے کہ یا تو ذخیرۂ احادیث کو بالکل ہی ٹھکرا دیا جاتے۔ اس صورت میں اسلام کے بنیادی ارکان پر بھی عمل ممکن نہیں۔ کیونکہ ان کے بارے میں نازل ہونے والی آیات کی اصلی مراد سمجھ نہیں آتی اور یا پھر کلیۃً اسے قبول کر لیا جائے، بشرطیکہ وہ صحت و ضعف کے معیاری اور معروف اصولوں پر پوری اتر آتے یہی صحیح ہے اور اس صورت میں وہ نظریات جن کو قرآنی ظاہر کرنے کے لئے آیات کی غلط تاویل کی جاتی تھی۔ احادیث نبویہ سے ان کا بطلان ثابت ہو جائیگا۔

اسلامی اقدار سے معاشرہ کی روگردانی دیکھتے ہوئے آج بھی کچھ لوگ مشرق و مغرب کے نظامہائے زندگی پر اسلام کا لیبل لگا کر قرآن حکیم اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مابین نزاع اور معنوی رقابت پیدا کرنے کے درپے ہیں اور یا تو سنت (احادیث) کا قرآن مجید سے اختلاف ظاہر کر کے لوگوں کی توجہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی تفسیر سے ہٹا کر اپنی تاویلوں کی طرف لگانا چاہتے ہیں یا سرے سے ہی ذخیرہ احادیث کو مشکوک اور عجمی سازشیں قرار دے کر نئی پود اور خصوصاً تعلیم یافتہ طبقہ کو اس سے برگشتہ کر رہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امام موصوف نے متجددین کے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے پرزور دلائل سے جس طرح اس مسئلہ پر اپنی مذکورہ بالا تصنیف میں بحث کی ہے وہ ایک شاہکار رہے، یہ کتاب "السنۃ" پہلی دفعہ سعودی حکومت نے زیور طبع سے آراستہ کی ہے اور علماء اور شائقین علم میں مفت تقسیم کی ہے (ترجمہ قریبی اشاعتوں میں قسط وار شائع کیا جائے گا۔ ان شاء اللہ) ——— ادارہ

قرآن وحدیث اور علم وحکمت کا بحر عمیق (بحر العلوم سعودیہ)

بانی شیخ القرآن والحدیث علامہ محمد یوسف صاحبؒ، کلکتہ والے

بحر العلوم سعودیہ (رجسٹرڈ) شہر کراچی میں اسلامی علوم کی ایک مثالی درسگاہ ہے جس میں کئی سال سے دینی اور علمی خدمات سرانجام دی جا رہی ہیں، حسب سابق تفسیر، حدیث، اور فقہ وغیرہ علوم عالیہ و آلیہ کے لئے جید اور نامور علماء کرام شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد داؤد خان صاحب راغب رحمانی کی زیر سرپرستی تدریسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں یکم رجب المرجب سے ہمارے شعبہ علوم شرقیہ میں درجہ مولوی فاضل برائے سال ۷۲/۱۹۷۱ء کیلئے اور شعبہ قراءۃ وتجوید (جس کیلئے جناب مولانا قاری محمد یحییٰ نور اللہ فاضل قراءات سبعہ وعشرہ کی تدریسی خدمات حاصل ہیں) کیلئے داخلہ شروع ہے، شائقین طلبہ جلد درس گاہ میں پہنچیں یا مہتمم صاحب کے نام درخواستیں روانہ کر دیں۔ طلبہ کی رہائش، خوراک، لباس، علاج، کتب طلبہ کے وظائف اور دیگر مصارف کے اخراجات کا مدرسہ کفیل ہو گا۔ نصاب تعلیم اور طریق تعلیم وقت کی ضروریات کے عین مطابق ہے نیز انگریزی تعلیم کے لئے بھی خصوصی انتظام ہے۔

شعیب بن یوسفؒ، مہتمم بحر العلوم سعودیہ

علامہ یوسفؒ روڈ، عامل سٹریٹ کراچی ملہ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ